قرآن کی مہجوریت

ندیم سرسوی

دھیرے دھیرے غفلتوں کے اک سمندر میں ندیم
غرق کشتی ہو رہی ہے حضرت انسان کی
اے خدا کوئی کہیں تو گوش بر آواز ہو
کرتی رہتی ہے گلہ مہجوریت قرآن کی

جس کے دل میں آیتوں کی روشنی کا ہے قیام
مائل ظلم و ستم وہ مرد ہوسکتا نہیں
خوگر امن زمانہ اس کا ہر اک لفظ ہے
عالم قرآن دہشت گرد ہوسکتا نہیں

جسم کی ساری فضیلت روح کے ہونے سے ہے
روح بن کیا فائدہ مٹی کی زیب و زین کا
فرق کرسکتا نہیں تو آل اور قرآن میں
تجھ پہ کھل جائے اگر معنی ذرا ثقلین کا

زندگی تقسیم کرتی آیتوں سے صبح و شام
کون مردہ ہے یہاں خود پوچھ زندہ کون ہے؟
سر پہ سجدے کے نشاں کو چھوڑ طرز فکر دیکھ
فیصلہ ہوجائے گا خالق کا بندہ کون ہے

اک سمندر دسترس میں ہے تری ہر طور سے
پر نہیں ہے تجھ کو اپنی پیاس کا احساس تک
اہمیت حکم تدبر کی بھلا کر جوش میں
رٹ لیا ہے تو نے قرآں حمد سے والناس تک

جس کے دل میں ضوفشاں ہوتی نہیں شمع شعور
کاٹ لیتا ہے وہ گردن اپنی ہی شمشیر سے
غفلتوں کا اک اندھیرا ہر طرف چھا جائے گا
فاصلہ گر ہوگیا قرآن کی تنویر سے

جس میں ملتا ہے یقیناً آدمیت کو عروج
رب کعبہ کی قسم وہ دائرہ قرآن ہے
تم تو مردوں پر ہی پڑھ کر بیٹھ جاتے ہو مگر
مرسل اعظمؐ کا زندہ معجزہ قرآن ہے